Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۲۲ ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ ۱۳ نبوت ۱۳۵۸ ہش ۱۳ نومبر ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۵۸

احمدیوں کو چاہیئے کہ سائنسی علوم میں ترقی کر کے اسلام کی عظمت کو بحال کریں ۔ ڈاکٹر عبد السلام

درجۂ کمال تک پہنچے بغیر اسلام کی نشاۃِ ثانیہ ممکن نہیں ۔ لندن کے سنڈے سکول سے خطاب

لندن۔ عالمِ اسلام کے قابلِ فخر سپوت اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے فدائی نوبل انعام یافتہ سائنسدان ڈاکٹر عبد السلام صاحب نے کہا کہ سائنس کے میدان میں اسلام کی کھوئی ہوئی عظمت حاصل کرنے کا صرف یہی طریق ہے کہ ہمارے احمدی نوجوان اِن علوم میں درجۂ کمال کو پہنچیں۔ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف یہاں ۱۴ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو لندن مسجد کے محمود ہال میں جماعت احمدیہ کے زیرِ اہتمام جاری شدہ سنڈے سکول کے احمدی طلباء سے خطاب کر رہے تھے۔

لندن سے آمدہ مکرم مبارک احمد ساقی صاحب کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ محترم ڈاکٹر سلام صاحب نے کہا کہ ہماری جماعت اسلام کے احیاء کے لئے کھڑی ہوئی ہے اس لئے ہمیں چاہیئے کہ دیگر علوم کے علاوہ سائنسی علوم میں بھی آگے بڑھیں اور کمال حاصل کریں اور اسلام کی کھوئی ہوئی عظمت کو دنیا میں دوبارہ قائم کریں۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے احمدی والدین کو خطاب کرتے ہوئے جو کہ اس تقریب میں موجود تھے، کہا کہ اپنے بچوں کے ذہنوں میں یہ بات اچھی طرح بٹھا دیں کہ اسلام کا احیاء اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ہم علم کے حصول میں کمال تک پہنچیں۔ انہوں نے کہا کہ درجۂ کمال تک پہنچے بغیر اسلام کی نشاۃِ ثانیہ ممکن نہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے اسلام کے دورِ عظمت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ ساڑھے تین سو سال تک مسلمان سکالر سائنسی علوم میں دنیا کی رہنمائی کرتے رہے اور اس عرصہ میں جو لٹریچر انہوں نے پیدا کیا وہ آج بھی ماہرین کے لئے مشعلِ راہ ہے محترم ڈاکٹر صاحب نے جن کی قرآنِ حکیم پر گہری نظر رہتی ہے آیت قرآنی

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ
وَالنَّھَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی
الْاَلْبَابِ ۝ الَّذِیْنَ
یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ
قُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ
وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
(اٰل عمران: ۱۹۱۔۱۹۲)

اور طلب علم کے بارے میں بعض احادیث کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کا حصول ہر مرد اور عورت پر لازم قرار دیا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ ابتدا سے اسلام میں ایک سو سال کے اندر اندر مسلمانوں نے سائنس کے علوم میں اس قدر ترقی کی کہ دنیا میں ان کے علم و فضل کا ڈنکا بجنے لگا۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان خلفاء نے صرف مذہبی اور دینی تعلیم کو ہی فروغ نہیں دیا بلکہ حساب، جغرافیہ، تاریخ، فزکس فلکیات اور علم الابدان وغیرہ ہر میدان میں ایسے سکالر پیدا کئے جنہوں نے ان علوم میں کمال حاصل کیا۔

ڈاکٹر صاحب نے مشہور مسلمان سائنسدانوں جابر، خوارزمی، رازی، ابوالوفاء، ابن سینا اور اخوان الصفاء وغیرہ کے کارہائے نمایاں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ایک مشہور عراقی مسلمان سکالر ابن الہیثم نے آج سے تقریباً ایک ہزار سال قبل مصر کے اسوان ڈیم کا منصوبہ سوچا تھا چنانچہ انہوں نے تمام علاقہ کا سروے کر لیا اور ایک جامع سکیم تیار کی لیکن اس وقت مصر کے پاس اس قدر ٹیکنیک نہ تھی کہ اس سکیم کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا جاتا۔

محترم ڈاکٹر صاحب کی سلیس انگریزی زبان میں یہ تقریر آدھ گھنٹے سے زائد وقت تک جاری رہی۔

اجلاس کا آغاز کلام پاک کی تلاوت سے ہوا جو سنڈے سکول کے ایک نونہال نے کی۔ اس کے بعد انگلستان کے احمدیہ مسلم مشن کے مبلغ انچارج محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے ڈاکٹر سلام صاحب کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ مکرم ڈاکٹر صاحب ان صاحبِ علم و فضل لوگوں میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ایک خاص مرتبہ عطا کیا ہے۔

نوبل انعام ملنے سے ایک دن پہلے

لندن۔ جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیرِ اہتمام لندن مسجد کے محمود ہال میں سنڈے سکول کے طلباء سے پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام نے جو خطاب فرمایا اس کے بارے میں ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ اس خطاب میں محترم ڈاکٹر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد سُنایا:۔

"میرے فرقہ کے لوگ اِس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا مُنہ بند کر دیں گے۔"

اور اسی موقع پر مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اِس پیشگوئی کی طرف توجہ دلائی کہ حضور علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بشارت دی ہے کہ وہ علم و عقل میں اِس قدر ترقی کریں گے کہ دنیا ان کا مقابلہ نہ کر سکے گی۔

یہ تقریب ۱۴ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو ہوئی اور اس سے اگلے ہی دن یعنی ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام کو نوبل انعام دینے کا اعلان کر دیا گیا۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ علیٰ ذالک

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۳ نبوت / نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

مَیں اپنے کرم فرماؤں اور دعاگو اصحاب اور بہنوں کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میری صحت کیلئے دعا فرمائی فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ بفضلہ تعالیٰ میرے زخم سے مواد نکلنا بند ہو گیا ہے، زخم مندمل ہو رہے ہیں۔ پٹی کھول دی گئی ہے۔ ثم الحمد للہ علیٰ ذالک۔

احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم مجھے اپنے فرائض کی ادائیگی کی توفیق اور کام کرنے والی زندگی عطا فرماوے۔ آمین

سید احمد علی۔ ربوہ
(نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی)

زکوٰۃ ہر صاحب نصاب مسلمان پر فرض ہے

پبلشر:۔ مسعود احمد دہلوی ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

خطبہ عید الفطر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

’’عید‘‘ ہمیں اِس طرف توجّہ دلائی گئی ہے کہ حقیقی خوشی حاصل کرنا چاہتے ہو تو مقبول اعمال بجا لانے کی کوشش کرو

خدا تعالیٰ کے بندے کی عید اُس وقت ہوتی ہے جب اُسے کچھ پا لینے کے بعد یقین دلایا جاتا ہے کہ اور آگے بڑھو اور زیادہ پاؤ

اللہ کی حمد کے ترانے گاتے اور ایک خوشی کے دن کے بعد دوسرے خوشی کے دن میں داخل ہوتے ہوئے اپنی زندگی کے دن گزارو

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۵ ظہور ۱۳۵۸ ہش مطابق ۲۵ اگست ۱۹۷۹ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

(مرتّبہ مکرم قریشی محمّد انور صاحب شاھد رکن صیغہ زود نویسی ربوہ)

تشہد و تعوّذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

’’ماشاء اللہ مستورات کا بڑا اجتماع ہے آج کافی شور یہاں تک پہنچ رہا ہے‘‘۔

اِس کے بعد فرمایا:۔

’’آج ہماری عید ہے۔ اللہ آپ سب کے لئے اِس عید کو مبارک کرے۔

مَیں نے کہا ’’ہماری عید‘‘ اِس لئے کہ عید عید میں فرق ہے۔ خوشیاں سارا جہاں مناتا ہے۔ ہر قوم کے مذہب کے نیز سیاسی گروہوں کے اپنے تہوار ہیں جنہیں وہ مناتے ہیں۔ ہر تہوار دوسرے تہوار سے، ہر عید

ہر خوشی کا دِن

دوسری عید اور خوشی کے دن سے مختلف ہے۔ ہماری عید اُس وقت ہوتی ہے جب ہم امّید رکھتے ہیں اور جب ہمیں بشارت ملتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس پیشکش کو جو ہم نے اس کے حضور پیش کی قبول کر لیا۔ ماہِ رمضان کے بعد عید اسی چیز کی علامت ہے، ظاہری علامت۔ یہ تو خدا ہی جانتا ہے کہ کن کے روزے قبول ہوئے، کن کی تلاوت پر خدا تعالیٰ نے نعماء کی بارش کی، کن کے صدقہ و خیرات اس کے حضور پہنچے، کن کی دعائیں سُنی گئیں، اخوّتِ باہمی اور خدمت کے کن جذبات کو اس کی پیاری نگاہ نے پیار سے دیکھا لیکن خدا تعالیٰ نے ایک ظاہری علامت اُمّتِ محمدیہ میں اِس عید کو بنایا۔ اُن کے لئے جن کے اعمال قبول ہو گئے حقیقی خوشی کے سامان پیدا کر دئے اور اُن کے لئے، جن کو توجّہ دلائی گئی تھی کہ تم بھی اپنے لئے حقیقی خوشی کے سامان پیدا کر سکتے ہو، اِس عید کو ایک علامت بنا دیا کہ مقبول اعمال بجا لانے کی کوشش کرو تاکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حقیقی خوشیاں تمہارے نصیب میں ہوں۔

خدا کے ایک عاجز بندے کی عید اسوقت ہوتی ہے جب اسے اس کا پیار مل جاتا ہے۔

خدا کے ایک عاجز بندے کی عید اُس وقت ہوتی ہے جب اُس پر آسمانوں سے فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔

خدا کے ایک عاجز بندے کی عید اُس وقت ہوتی ہے جب فرشتے اس کے کان میں کہتے ہیں کہ خوش ہو، غم نہ کرو، سارے اندیشے دل سے نکال دو، خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے بڑے انعامات مقدّر کر رکھے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے بندے کی عید اُس وقت ہوتی ہے جب خدا سے کچھ پا لینے کے بعد اسے یہ یقین دلایا جاتا ہے کہ اور آگے بڑھو اور زیادہ پاؤ۔

یہ ہے ہماری عید۔ اور میری دعا ہے کہ آپ سب کے لئے یہ عید مبارک ہو۔ اُن کے لئے بھی جو پاکستان میں بستے ہیں۔ اُن کے لئے بھی جو افریقہ میں بستے ہیں جو یورپ میں بسنے والے ہیں جو امریکہ (شمالی اور جنوبی) میں بستے ہیں جو جزائر کے رہنے والے ہیں۔ اور بنی نوع انسان کے لئے بھی جلد تر اِس عید کا دن چڑھے کہ جب سارے انسان ہی اپنے پیدا کرنے والے ربِّ کریم کی یہ آواز سُنیں کہ مَیں تم سے خوش ہوا تم بھی خوشی مناؤ۔ اور انسان جس غرض کے لئے پیدا کیا گیا تھا بحیثیتِ مجموعی

بنی نوعِ انسان کی زندگی

میں وہ غرض پوری ہو اور سوائے چند ایک استثناؤں کے سارے کے سارے ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جمع ہو جائیں اور موسلا دھار بارش کی طرح برسنے والی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے وارث بنیں۔

ہوتا سب کچھ خدا کے فضل سے ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰىنَا لِھٰذَا ۟ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ ھَدٰىنَا اللّٰہُ ۚ (الاعراف آیت: ۴۴)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا ترجمہ یہ کیا ہے: ’’سب تعریف اس خدا کو جس نے ہمیں بہشت میں داخل ہونے کے لئے آپ ہی سب توفیق بخشی، آپ ہی ایمان بخشا، آپ ہی نیک عمل کرائے، آپ ہی ہمارے دلوں کو پاک کیا۔ اگر وہ خود مدد نہ کرتا تو ہم آپ تو کچھ بھی چیز نہ تھے۔‘‘

پس خدا کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے اس کی مدد اور رحمت اور فضل کے ساتھ ایک خوشی کے دن کے بعد دوسرے خوشی کے دن میں داخل ہوتے ہوئے اپنی زندگی کے دن گذارو اور شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاؤ۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔‘‘

(خطبۂ ثانیہ کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ننگے سر نماز پڑھنے کے متعلق خدا اور اس کے رسول کا فرمان

ایک عرب عالم دین سے دلچسپ گفتگو

مکرم الحاج مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم۔ اے سابق امیر و مبلغ انچارج سیرالیون

اب سے تیس ۳۰ پینتیس ۳۵ سال قبل کا واقعہ ہے کہ جولائی ۱۹۳۶ء کے دوران ایک روز یہ خاکسار اور مکرم چوہدری عبدالحق صاحب فاضل ننگلی سابق مبلغ سیرالیون مسجد احمدیہ "بو" (سیرالیون) میں نماز مغرب پڑھ کر درس القرآن کے لئے احبابِ جماعت کے ساتھ بیٹھے تھے کہ موریطانیہ (وسط افریقہ) کے ایک عرب عالم دین الحاج احمد شریف آبا قاضی مسجد میں داخل ہوئے اور بعد السلام علیکم نماز پڑھنے میں مصروف ہوگئے۔

مسیح موعودؑ کی بعثت کی اصل غرض

گو وہ انگریزی نہیں جانتے تھے تاہم اپنی نماز ختم کرکے درس قرآن کریم سنتے رہے درس کے اختتام پر ان سے دینی باتیں شروع ہوگئیں۔ اور ان کے بعض سوالات کے جواب میں خاکسار نے انہیں احمدیت کی حقیقت سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ ہم رسول اکرم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر فرزند اور عظیم غلام حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو مسیح موعود یقین کرتے ہیں۔ ان کا دعوےٰ صرف یہ ہے کہ قرآن کریم کے مطابق حضرت مسیح ناصریؑ وفات پا چکے ہیں۔ اور وہ یعنی بانیٔ جماعت احمدیہ وہی موعود مسیح محمدی ہیں۔ جن کی آخری زمانہ میں آمد کی پیشگوئی قرآن کریم اور احادیث میں موجود ہے۔ اور وہ اُسی طرح کے غیر تشریعی اور تابع نبی ہیں جیسے کہ آپ کے عقیدہ کے مطابق حضرت مسیح ناصریؑ آسمان سے نزول کے وقت ہوں گے حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ نے اپنی کوئی نئی امت نہیں بنائی اور نہ اب کوئی بنا سکتا ہے۔ بلکہ وہ خود اپنے مطاع حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں اور محض اسلام کا بول بالا کرنے کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔

مسیح موعودؑ کا مقام رسولِ خدا کے نزدیک

اس پر وہ کہنے لگے حضرت مسیح ناصریؑ اس وقت آسمان پر تو بے شک نبی ہیں لیکن جب زمین پر نازل ہوں گے تو نبی نہیں بلکہ محض ولی ہوں گے۔ میں نے عرض کیا کہ ان کے نزول کی حدیثوں میں تو انہیں بار بار نبی اللہ کہا گیا ہے اور یہبط نبی اللہ وغیرہ کے الفاظ ان کے لئے استعمال ہوئے ہیں۔ آپ انہیں نزول کے وقت محض ولی کیسے کہہ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ علمائے امت اور اولیائے کرام بھی لکھ گئے ہیں کہ امت کے موعود مسیح بحیثیت نبی آئیں گے۔ نہ کہ محض بحیثیت ولی چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ بھی بصراحت اسی عقیدہ کا اظہار فرماتے ہیں۔ (حجج الکرامہ) اس کے بعد کچھ دیر ہمارے درمیان حیات و وفاتِ مسیح ناصری علیہ السلام پر بحث ہوئی۔ جس میں وہ چند منٹوں میں ہی لاجواب ہو کر خاموش ہوگئے۔

ننگے سر کیوں نماز ادا کی؟

چونکہ انہوں نے اپنے لمبے لمبے بالوں کے ساتھ ننگے سر ہی مسجد میں نماز ادا کی تھی اور اس کے بعد ہمارے پاس بھی وہ ویسے ہی ننگے سر آبیٹھے تھے۔ اس لئے ہماری جماعت کے بعض افریقن دوستوں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ نے عالم دین ہوتے ہوئے بلا عذر ننگے سر نماز کیوں ادا کی ہے۔ جبکہ آپ کے پاس تولیہ اور چادر وغیرہ بھی موجود ہے۔ انہوں نے فوراً جواب دیا کہ نماز میں سر ڈھانپنا کوئی شرعی مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ صرف مرضی کی بات ہے، اور میرے نزدیک بالکل غیر ضروری ہے کیونکہ اس بارے میں کتاب و سنت میں کوئی واضح حکم موجود نہیں ہے اور اس حقیقت سے آپ کے احمدی عالم بھی بے خبر نہیں ہیں۔

بلا عذر ایسا کرنا نماز سے مذاق ہے

چونکہ ان کا یہ جواب درست نہیں تھا اور نہ صرف ہمارے بلکہ دوسرے مسلمان بھائیوں کے مسلک کے بھی خلاف تھا اس لئے اس عاجز نے ان کی بات کاٹ کر اُسی وقت انہیں عرض کیا کہ میرے نزدیک نماز پڑھتے وقت سر ڈھانپنا ضروری ہے گو اس کے بغیر بھی نماز ہو سکتی ہے۔ یعنی جب کوئی مجبوری ہو یا سر ڈھانپنے کے لئے کوئی چیز یا کپڑا وغیرہ میسر نہ ہو۔ یہ نہیں کہ گھر سے عمداً ٹوپی یا کپڑا لے کر مسجد نہ آئے اور نماز پڑھتے وقت سمجھ لیا کہ مجبوری ہے بلکہ نماز سے مذاق ہے پس بلا عذر ننگے سر نماز ادا کرنا نہایت معیوب اور مکروہ فعل تصوّر ہوگا نیز عمومی طور پر بھی سر ڈھانپنا اور ڈھانپ کر مجالس میں جانا ہمیشہ اسلامی معاشرے کا جزو قرار دیا گیا ہے۔ اور عزت و احترام کی علامت اور وقار کا معیار سمجھا گیا ہے۔

کیا صحابہؓ نے بلا عذر ننگے سر نماز ادا کی؟

میرا یہ جواب سنکر کہنے لگے میں آپ سے متفق نہیں ہوں۔ میں بھی عالم دین ہوں۔ میں نے یہ تو پڑھا ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم ننگے سر نماز پڑھا کرتے تھے۔ مگر یہ نہیں پڑھا کہ سر ڈھانپ کر بھی پڑھتے تھے۔ یا نماز میں سر ڈھانپنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ضروری قرار دیا تھا۔ میں نے عرض کیا آپ ٹھیک ہی کہتے ہوں گے۔ کیونکہ آپ کی نظر سے ایسے حقائق نہیں گذرے۔

ہمارے علم میں تو اس بارے میں حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا نہایت واضح حکم موجود ہے کہ سر ڈھانپ کر نماز ادا کرنی چاہیئے۔

کتاب اللہ سے استدلال

نیز کتاب اللہ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ نماز کے لئے مساجد میں جاتے وقت سر کو پگڑی ٹوپی یا کسی کپڑے سے ڈھانپنا اور مزین کرنا نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ (اعراف)

کہ مسجدیں جاتے وقت اپنی زینت کے سامان اختیار کر لیا کرو۔

یعنی اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضری کے وقت اپنا ظاہر و باطن اور روح و جسم پاک صاف اور ایسے بنا کر جاؤ کہ آپ ہر طرح خوبصورت حسین اور مزین معلوم ہوں گو تصنع اور ضیاع مال کی ضرورت نہیں۔ بلکہ سادگی بھی مد نظر رہے۔ اب ظاہر ہے کہ ایک ننگے سر والا انسان یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں اپنے سارے جسم کی زینت اور خوبصورتی کا حتی الوسع پورا پورا سامان کرکے نماز کے لئے مسجد آیا ہوں۔ تمام مفسرین کے نزدیک اس آیت میں زینت سے مراد لباس ہے۔ اور یہ بھی ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ پگڑی ٹوپی رومال یا کوئی اور پہننے کی چیز نماز کے وقت سر پر ڈالنا یا لپیٹنا ننگے سر رہنے کی نسبت زیادہ خوبصورت زیادہ باوقار اور باعزت لگتا ہے۔ نیز یہ بھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ اس آیت کے پیش نظر حضرت شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد میں ننگے سر نہیں آیا کرتے تھے۔ پس ننگے سر مسجد میں حاضر ہونے والا اور ننگے سر نماز پڑھنے والا شخص یہ دعوےٰ نہیں کر سکتا۔ کہ میں نے خدا کے گھر جانے یا خدا کے سامنے حاضری سے پہلے اپنے تمام جسم کی زینت اور حسن ظاہری کا حسب استطاعت پورا پورا خیال کر لیا تھا بلکہ اس کا یہ فعل مذکورہ بالا آیت کی خلاف ورزی اور سنتِ نبوی سے بے اعتنائی اور لاپرواہی کا مظاہرہ ہوگا۔ کیونکہ

خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ

کے ارشاد کی صریح طور پر تعمیل کرنے سے وہ قاصر رہا ہوگا۔ یہ الگ بات ہے اور قابل درگذر ہے کہ غربت۔ بیماری یا کسی اور مجبوری کی وجہ سے کسی مسلمان کو ننگے سر ہی مسجد میں جانا یا خدا کے حضور حاضر ہونا پڑ جائے

رسولِ خدا کا واضح حکم

اس کے بعد خاکسار نے انہیں عرض کیا کہ اگر آپ اس وقت ہمارے ساتھ احمدیہ دارالتبلیغ میں تشریف لے چلیں تو وہاں پر لائبریری سے ہم آپ کو اپنے موقف کی تائید میں حدیث نبویؐ بھی دکھا سکتے ہیں بلکہ ہم پسند کریں گے کہ آج آپ ہمیں اپنی مہمانی کا شرف عطا کریں۔ اور یہ رات ہمارے ساتھ ہی گذاریں تاکہ بے تکلفی سے برادرانہ طور پر باہم تبادلہ خیالات ہو سکے اور غلط فہمیاں دور ہو جائیں۔ چنانچہ ہماری پیشکش پر انہوں نے وہ رات ہمارے ساتھ احمدیہ دارالتبلیغ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ین گزاری۔ جہاں پر خاکسار نے حدیث کی مشہور کتاب "کشف الغمۃ عن جمیع الائمۃ" سے مندرجہ ذیل حدیث اس مسئلہ پر انہیں دکھائی۔

كان النبي صلى الله عليه وسلم يامر بستر الرأس في الصلوٰة بالعمامة او القلنسوة وينهى عن كشف الراس في الصلوٰة وكان يقول اذا اتيتم المساجد فاتوها معصبين والعصابة هي العمامة

(جلد ۱ صفحہ ۱۵۸)

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ کو نماز کے دوران پگڑی یا ٹوپی پہننے کا حکم فرمایا کرتے تھے۔ نیز فرمایا کرتے تھے کہ جب تم مسجدوں میں نماز کے لئے آؤ تو سر پہ کچھ لپیٹ کر یعنی پگڑی کی طرح کچھ باندھ کر آیا کرو۔

غلط طریق کی ممانعت

اسی طرح خاکسار نے ان پر یہ بھی واضح کیا کہ سر پر کپڑا باندھنے سے یہ مراد نہیں کہ رومال کی طرح کوئی چھوٹا سا کپڑا سر کے گرد لپیٹ لیا جائے۔ دراصل لیکہ سر کا وسطی حصہ ننگا رہے بلکہ پورا سر ڈھانپنا مراد ہے۔ چنانچہ کتاب نور الایضاح میں لکھا ہے

ويكره للمصلي الاعتجاز وهو شدّ الراس بالمنديل وترك وسطها مكشوفا او مكشوف الراس.

یعنی نماز میں سر کے گرد رومال کا سا کپڑا ایسے طور پر باندھ لینا کہ سر کا وسطی حصہ ننگا رہے یا سر کو بالکل ننگا رکھنا دونوں صورتیں معیوب ہیں۔"

(ص ۱۰ و ص ۱۱)

چنانچہ مندرجہ بالا دونوں حوالے اصل اور مستند کتب میں دیکھ کر وہ عرب بھائی حیران رہ گئے اور کہنے لگے آپ نے بالکل درست فرمایا ہے اور اس مسئلہ میں آپ کا موقف درست ہے۔ جب یہ حضرت سرور کائنات شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حکم ہے تو ہمیں بہرحال سر ڈھانپ کر نماز پڑھنی چاہیئے۔ اس کے بعد وہ قریباً ایک سال پیرالیون میں رہے۔ اگرچہ احمدی نہ ہوئے۔ لیکن احمدیت سے حسن ظن رکھتے رہے۔ اور دوسرے عرب علماء کو بھی ہماری مخالفت کرنے سے باز رکھتے رہے اور کہا کرتے تھے کہ یہ احمدی عالم لوگ حقیقی معنوں میں مجاہدین اسلام ہیں۔ ان کی ہر مسلمان کو مدد کرنی چاہیئے۔ نیز کبھی کبھی مسجد میں آکر ہمارے ساتھ سر ڈھانپ کر نماز بھی پڑھتے رہے۔ وفات مسیح اور ہمارے اکثر معتقدات کی صداقت کے معترف ہو گئے تھے۔ گو شائد اپنے خاندان یا ملک کے لوگوں کی مخالفت کے خوف سے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی جماعت میں داخل نہ ہو سکے تاہم میرے سامنے علیحدگی میں کئی بار انہوں نے کہا کہ میں اعتراف کرتا ہوں کہ امام مہدی کے ظہور کا زمانہ یہی ہے۔ اور آپ کی جماعت کے بانی علیہ السلام یقیناً سچے مہدی ہیں اور میں دل میں انہیں اپنا امام تسلیم کر چکا ہوں مجھے بیعت پر مجبور نہ کریں۔

حضرت مصلح موعودؓ کا فرمان

ننگے سر نماز پڑھنے کے متعلق سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ

"ایسی صورت میں ننگے سر نماز پڑھنا غلط ہے جبکہ سر ڈھانپنے کے لئے کوئی کپڑا وغیرہ مل سکے۔ کئی صحابہؓ ننگے سر نماز پڑھتے تھے۔ مگر ان کے پاس سر ڈھانپنے کے لئے کپڑا نہیں ہوتا تھا"

(الفضل ۷ اکتوبر ۱۹۴۶ء)

مذکورہ بالا تبلیغی واقعات کے سلسلہ میں قارئین الفضل کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ اس خاکسار خادم سلسلہ نے بعض بزرگوں اور دوستوں کی خواہش کے مطابق اپنی گذشتہ چالیس سالہ تبلیغی زندگی کے دلچسپ حالات اور ایمان افروز واقعات کتابی صورت میں مرتب کر لئے ہیں اور اس چھ صد صفحات پر مشتمل کتاب پر نظر ثانی کر کے نظارت تصنیف نے اس کی طباعت اور اشاعت کی منظوری بھی عطا کر دی ہے۔ اس میں آٹھ دس دوسرے سینئر مبلغین کرام کے حالات اور دلچسپ واقعات بھی شامل ہیں بیرونی ممالک کے احمدی احباب کی روح پرور خوابیں بھی اس میں درج ہیں۔ لیکن اس کتاب کی طباعت وغیرہ کے سلسلہ میں بعض مشکلات درپیش ہیں احباب سے درخواست ہے کہ ان مشکلات کی دوری کے لئے خاص دعا فرمائیں۔ بہت شکریہ

جماعت احمدیہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت میں کوئی سوائے اس شخص کے داخل نہیں ہو سکتا جو دین اسلام میں داخل ہو اور کتاب اللہ اور سنت رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا متبع ہو اور خدا اور اس کے رحیم و کریم رسولؐ حشر و نشر اور جنت و دوزخ پر ایمان لانے والا ہو اور وہ وعدہ کرے اور اقرار کرے کہ دین اسلام کے سوا کسی اور دین کی خواہش نہیں کریگا اور وہ خدا تعالےٰ کے دین جو دین فطرت ہے اور خدائے علّام کی کتاب کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے مریگا اور جو کچھ سنت اور قرآن کریم اور صحابہ کرامؓ کے اجماع سے ثابت ہے اس پر عمل کریگا اور جس شخص نے ان تینوں کو چھوڑ دیا اس نے اپنے نفس کو آگ میں ڈال دیا اور اس کا انجام ہلاکت اور تباہی ہو گا۔ پس اے بھائیو جان لو کہ ایمان عمل صالح اور تقویٰ کے بغیر متحقق نہیں ہوتا۔ جس نے عمل صالح کو جان بوجھ کر اور تکبّر کی راہ سے چھوڑ دیا۔ اس کا ایمان حضرت کبریا کے نزدیک کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

پس اے بھائیو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور نیک اعمال کی طرف جلدی کرو اور موت سے قبل برائیوں سے پرہیز کرو تمہیں اس دنیا کی تازگی اور سرسبزی اور گھر کی چمک اور زینت دھوکہ نہ دے کہ یہ سراب ہے اور اس کا انجام ہلاکت ہے۔ اسکی شیرینی تلخی اور اس کا نفع خسارہ ہے اس کے مراتب میں صعود کرنیوالے نیزہ کے نشانہ کے مشابہ ہوتے ہیں۔ اور اس کی شان و شوکت میں رغبت کرنے والے کانٹوں سے زخمی ہونے والے کی مانند ہوتے ہیں جو اس دنیا کے مال کی طرف مائل ہوا وہ بھلائیوں کے خزانوں سے دور ہوا اور جو اس کے سراؤں میں داخل ہوا وہ صراط مستقیم سے نکل گیا دنیا کا نور تاریکی ہے اور اسکی مدد ظلم ہے۔ پس تم اس کی طرف بالکل ہی نہ جھک جاؤ۔ کیونکہ یہ اپنے تیراک کو بھی غرق کر دیتا ہے اور اس کی طلب نہ کرو اور اس کا طلب کرنیوالا دین سے فارغ ہو جاتا ہے بلکہ تم اسکو خادم دین کے مرتبہ پر رکھو۔ اس سے زیادہ تم اس بات میں طمع نہ کرو کہ تم بہت مالدار اور فراخ دست ہو جاؤ اور دین سے اپنے حصہ کو بھول نہ جاؤ کہ اس صورت میں شعاع کا ایک ذرّہ بھی تمہیں عطا نہیں ہو گا۔ اس دنیا نے تمہارے باپ دادوں کو کھا لیا ہے۔ پس وہ تمہیں تمہاری بیویوں اور تمہاری اولادوں کیسے چھوڑیگی۔ اپنے نفس کے کینہ کی وجہ سے کسی سے دشمنی نہ کرو اور اپنے نفوس کو ہر قسم کے کینوں سے پاک کرو اور اپنے عہدوں کو پختہ کرنیکے بعد مت توڑو اور اپنے نفس کو غلام بنالینے کے بعد اپنے نفس کے غلام مت بنو اور خدا تعالیٰ کے ایسے بندے بن جاؤ کہ جب وہ قسم کھالیں تو اسکی مخالفت نہیں کرتے۔ اگر موافقت اختیار کرلیں تو منافقت سے کام نہیں لیتے جب وہ کسی کو دوست بنالیں تو اسے گالی نہیں دیتے اور تم مردود شیطان کی پیروی مت کرو اور اپنے ربّ کریم کے نافرمان نہ بنو جس سے تم دردناک عذاب کے ذریعہ مار دیئے جاؤ۔ خداوند کے سایہ سے بڑھ کر مطیع ہو جاؤ اور آب زلال سے زیادہ صاف بنو۔ ایک دوسرے کو زبان سے نہیں اپنے عمل سے نصیحت کرو اپنی زبان کی نگہداشت کرو اور دل کو پاک کرو اور جب کوئی باہم جھگڑا ہو تو اسے امام کے پاس لے جاؤ اور پھر جو وہ فیصلہ کرے اس پر راضی ہو جاؤ اور جھگڑا ختم کر دو اگر تم اس پر راضی نہیں ہوتے تو تم دل سے نہیں زبان سے ایمان لاتے ہو۔ پس اس بات سے ڈرو کہ تمہارے اعمال نافرمانی کی وجہ سے حبط نہ ہو جائیں۔ بیدار ہو جاؤ اور ہدایت کے بعد گمراہ نہ بنو اپنے رب کے لئے ہو جاؤ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھو اور ان لوگوں کی طرح مت بنو جو اللہ سے نہیں اس کے بندوں سے ڈرتے ہیں جو اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں اور جو خدا چاہتا ہے اسے بھول جاتے ہیں جو تمام دنیا کے نزدیک معزز بننا چاہتے ہیں مگر وہ عزت عزت نہیں ذلت ہے۔" (ترجمہ از عربی مواہب الرحمٰن صفحہ ۹۹ تا ۱۰۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برکاتِ خلافت

مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب قائد اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:-

"وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا۔ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝"

(سورۃ نور آیت ۵۶)

اللہ تعالیٰ کے انبیاء اُس کے حکم سے ایک روحانی انقلاب برپا کرنے کے لئے دنیا میں تشریف لاتے ہیں۔ اور بوجہ بشر ہونے کے اُن پر بھی موت وارد ہوتی ہے لیکن جس نظام کی بنیاد وہ اپنے ہاتھوں سے رکھ جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اُسے کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے اُن کی موت کے بعد اُنہیں ایسے جانشین عطا کرتا ہے جو اُن کے نقشِ قدم پر چل کر اس نظام کو عملاً نافذ کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ گویا اللہ تعالیٰ کے انبیاء تو صرف ایک تخم ریزی کرنے آتے ہیں لیکن اس بیج کی بار آوری تک اس کی آبیاری اور نگہداشت اُن کے خلفاء کرتے ہیں۔ آیت محولہ بالا میں اللہ تعالیٰ نے یہی بتلایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن مومنوں سے جو اعمالِ صالحہ بجالاتے ہیں یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ اُنہیں ضرور خلافت عطا کرے گا جیساکہ اُس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلافت عطا کی تھی۔

اس آیت میں سچی خلافت کی کئی برکات بیان کی گئی ہیں جن میں سے تین نہایت ہی مہتم بالشان ہیں۔ سچی خلافت کی پہلی برکت یہ ہے کہ اس خلافت کے ذریعہ سے دینِ اسلام کو تمکنت و تقویت ملے گی۔ دوسری یہ کہ اس خلافت کے ذریعہ سے مومنوں کی حالتِ خوف حالتِ امن سے بدل جائے گی اور تیسری یہ کہ اس خلافت کے ذریعہ سے دُنیا میں توحیدِ خالص کا قیام ہو گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد پہلی اسلامی خلافتِ راشدہ کے ذریعہ یہ تینوں کام دنیا میں پوری شان و شوکت سے ظاہر ہوئے۔ حضرت ابُوبکر صدیق رضؓ نے فتنۂ ارتداد کا اِس جوانمردی اور دلیری سے مقابلہ کیا کہ سب مرتد قبائلِ عرب از سرِ نو حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئے۔ جھوٹے مدعیانِ نبوت خلافت راشدہ کے بالمقابل بمعہ اپنے ساز و سامان اور لاؤ لشکر کے بُری طرح پسپا ہو کر یا تو مارے گئے یا اُنہوں نے خلافتِ راشدہ کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے اور توبہ کر لی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے آخری زمانۂ خلافت سے شروع کر کے حضرت عمر رضؓ کے ابتدائی زمانۂ خلافت تک کی کامیاب جنگوں کے ذریعہ سے قیصر و کسریٰ کی عظیم الشان حکومتوں کے حملوں کا خوف بالکل ختم ہو گیا اور اسلام ایک اعلیٰ درجہ کی منظم حکومت بن کر زمین پر نمودار ہوا اور عرب اور اس کے اردگرد کے ممالک میں توحیدِ خالص ایک چمکتے ہوئے سورج کی طرح ضوء فشانی کرنے لگی۔

احادیث نبویہ سے پتہ چلتا ہے کہ پہلی خلافتِ راشدہ کے بعد مسلمانوں میں ملوکیت پھیل جائے گی جس کے بعد ایک اور بڑی جابر قسم کی بادشاہت کا دور آئے گا اور جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گا یہ دور چلے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

"ثُمَّ تَكُوْنُ الْخِلَافَةُ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ"

یعنی ملوکیت کے دونو قسم کے دوروں کے بعد منہاجِ نبوت پر پھر خلافت قائم ہو جائے گی۔ یہ خلافت حضرت مسیح موعود اور مہدی موعود کی ہو گی جو نبی اللہ ہوں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ خلافت جماعت احمدیہ میں ۱۹۰۸ء سے قائم ہے اور جماعت احمدیہ کے برحق ہونے کی ایک عظیم الشان دلیل ہے کیونکہ سورہ نور کی مذکورہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ نے خود یہ وعدہ فرمایا ہے کہ وہ سچے مومنوں کو ضرور نعمتِ خلافت سے سرفراز کرے گا۔ پس باقی مسلمانوں کا اس موعودہ نعمت سے محروم ہونا اور احمدیوں کا اس نعمت سے متمتع ہونا اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ ایمان کے اصلی اور حقیقی تقاضوں کو صرف جماعت احمدیہ پورا کر رہی ہے جس کے باعث وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں خلافت کی مستحق ٹھہری ہے اور باقی مسلمان اس سے محروم ہیں اور باوجود اس کے کہ وہ دن رات خلافت خلافت کی رٹ لگا رہے ہیں وہ ان کو مل نہیں رہی ہے۔

پس خلافت کی سب سے پہلی برکت تو یہی ہے کہ جن کے ہاں یہ ہے اس کا اُن کے ہاں ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ کی نگاہ میں صرف وہی ایسے مومن ہیں جو ایمان کے تمام تقاضوں کو پُورا کرتے ہیں اور اعمالِ صالحہ بجالا رہے ہیں۔

دوسری برکت خلافت کی یہ ہے کہ خلافت کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ اپنے سچے دین (اسلام) کو شان و شوکت اور قوت و تمکنت عطا کرتا ہے۔ چنانچہ جماعتِ احمدیہ کی تاریخ خلافت اس بات پر شاہد ناطق ہے کہ اس کے ذریعہ اسلام کو اکنافِ عالم میں جو غلبہ حاصل ہو رہا ہے اُس کی مثال کسی اور مسلمان فرقے میں ملنی محال ہے۔ یہ خلافت ہی کی برکت ہے کہ دنیا کے ہر ایسے ملک میں جہاں مذہبی آزادی ہے جماعت احمدیہ کے مشن قائم ہو چکے ہیں۔ اور لاکھوں کی تعداد میں غیر مسلم حلقہ بگوشِ اسلام ہو چکے ہیں۔ یورپ اور افریقہ کی متعدد زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم چھپ کر ان براعظموں کی مختلف قوموں کی روحانی پیاس بجھا رہے ہیں اور افریقہ میں سینکڑوں ایسے سکول کھل چکے ہیں جو مسلمانوں کو عیسائیت کے دامِ فریب سے بچا کر انہیں بہ حیثیت مسلمان معاشرہ کے معزز اور قابل قدر افراد بنا رہے ہیں۔ جبکہ احمدیت کے وہاں پہنچنے سے قبل کسی مسلمان کے لئے ایسا ممکن نہ تھا کیونکہ کسی معزز عہدہ پر پہنچنے سے پہلے پہلے ہی وہ عیسائی ہو چکا ہوتا تھا۔

افریقہ میں عیسائیت ایک اور طریق سے بھی مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کر رہی تھی اور وہ ان عیسائیوں کے ہسپتال تھے جہاں بعض نہایت ہی کمینہ اور مذموم طریقوں سے مسلمانوں کو اسلام سے دل برگشتہ کیا جاتا تھا مثلاً یہ کہ کسی مسلمان کو اس کی بیماری کے علاج کے لئے صحیح دوائی دینے کی بجائے عام پانی میں کوئی رنگ ڈال کر دے دیا جاتا تھا جس کا طبعاً کوئی فائدہ نہ ہو سکتا تھا اور نہ ہی عملاً ہوتا۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد اُسے صحیح دوائی دے کر یہ کہا جاتا کہ لو اب مسیح کا نام لے کر یہ دوائی پیو جس کے نتیجہ میں مریض طبعاً شفایاب ہو جاتا اور اُسے اس طرح اسلام سے بدظن کر کے عیسائی بنا لیا جاتا۔ لیکن خلافتِ احمدیہ کی برکت کے نتیجہ میں اب کسی مسلمان کو اپنے علاج کے لئے اس قسم کے ہتھکنڈے استعمال کرنے والے عیسائی ہسپتالوں میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے درجنوں ہسپتال افریقہ میں کھل چکے ہیں اور مسلمانوں کو اب اپنا ایمان خطرہ میں ڈالنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

افریقہ میں یہ سکول جو اسلامی تعلیم دیتے ہیں اور یہ ہسپتال جو انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں صرف اُس جماعت کے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے نعمتِ خلافت سے سرفراز کر رکھا ہے۔ لیکن پاکستان کے کسی اور مسلمان فرقے کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق نہیں دی کہ وہ بھی اسی قسم کے کام کرے کیونکہ وہ سب نعمتِ خلافت سے محروم ہیں۔

تیسری برکت جو ہمیں خلافت کے ذریعہ سے مل رہی ہے وہ یہ ہے کہ جماعت پر آج تک جس قدر بھی ابتلا کے دور آئے ہیں اُن سب کے شر سے اللہ تعالیٰ نے خلافت کے طفیل جماعت کو نہ صرف بچا لیا بلکہ ترقی پر ترقی دی۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہوا تو دنیا نے کہا کہ اب مرزا صاحب کا کارخانہ (نعوذ باللہ) تباہ ہو جائے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منصبِ خلافت پر متمکن فرما کر انہیں یہ توفیق دی کہ آپ نے جماعت کو ہر قسم کے انتشار اور پراگندگی سے بچا لیا۔

پھر جب حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ فوت ہوئے تو اہلِ پیغام کے زیرِ اثر جماعت کے ایک کثیر حصہ نے خلافت سے ہی انکار کر دیا لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جماعت کی قیادت اس انداز سے کی کہ جس سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ صرف اُس جماعت کے ساتھ ہے جو خلافت سے منسلک ہے۔ چنانچہ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ تھوڑے ہی عرصہ میں جماعت کی اکثریت پھر سے دامنِ خلافت سے وابستہ ہو گئی۔ اور جماعت نے بیرون ملک بھی اس سرعت سے ترقی کی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کی وفات سے قبل آزاد دنیا کے بیشتر ممالک میں احمدیت اس طرح قائم ہو چکی تھی کہ بے خوف و خطر یہ کہا جا سکتا تھا کہ احمدیت پر سورج غروب نہیں ہوتا۔

اور جہاں تک اندرون ملک خطرات کا سوال تھا جو جماعت پر کئی ایسے زہرہ گداز اور جاں گسل دور آئے کہ عام لوگوں نے سمجھ لیا کہ بس اب یہ جماعت ختم ہو جائے گی۔ لیکن خلافت کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان مہیب خطرات اور فتنوں سے جماعت کو نہ صرف ہر طرح محفوظ رکھا بلکہ ان ابتلاؤں کو جماعت کی ترقی کا ذریعہ بنا دیا۔ جماعت نہ صرف اندرون پاکستان بڑھی بلکہ بیرون پاکستان بھی اس کی تعداد پہلے سے کئی گنا ہو گئی۔

خلافت حقہ کی جو حقیقی برکت جو جماعت کو ملی ہے وہ جماعت کا وہ شیرازہ بندی اور تنظیم ہے کہ جس کی نظیر دنیا کے کسی اسلامی فرقہ میں ملنی محال ہے۔ خلیفہ کا اولین کام جماعت کو منظم کرنا اور اس کی شیرازہ بندی کو مضبوط کرنا ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا تھا کہ:۔

"وقد استخلف اللّٰہ علیکم خلیفۃ لیجمع بہ الفتکم ویقیم بہ کلمتکم"

(دائرۃ المعارف مطبوعہ مصر جلد ۲ صفحہ ۴۵۸)

یعنی۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک خلیفہ عطا کیا ہے تاکہ اس کے ذریعہ سے تمہاری شیرازہ بندی کو قائم و دائم کر دے۔

چنانچہ اس کے مطابق ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خلافت ثانیہ کے ذریعہ جماعت کی وہ ذیلی تنظیمیں قائم کر دی ہیں کہ جن کے باعث جماعت کا ہر فرد خواہ وہ بچہ ہو یا بچی۔ جوان ہو یا بوڑھا ایک نہایت ہی خوشنما اور مضبوط لڑی میں پرویا ہوا نظر آتا ہے۔ چنانچہ اطفال کیلئے اطفال الاحمدیہ، جوانوں کے لئے خدام الاحمدیہ۔ بوڑھوں کے لئے انصاراللہ۔ بچیوں کے لئے ناصرات الاحمدیہ اور عورتوں کے لئے لجنہ اماء اللہ وہ تنظیمیں ہیں جن سے جماعت کی ایک پائیدار اور محکم شیرازہ بندی ہو چکی ہے جس کے باعث جماعت دنیا کے لئے ایک قابل رشک تنظیم بن چکی ہے۔

پس خلافت اسلامی نظام میں ایک کونے کا پتھر ہے اور جماعت کی ترقی اور شیرازہ بندی کا سارا دارومدار اسی بابرکت نظام میں ہے۔ لہٰذا ہر احمدی کو اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے اور اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو دامن خلافت سے دائمی طور پر وابستہ کر لینا چاہیئے۔

وصولی چندہ مہمان خانہ مستورات

۱۷ اکتوبر سے ۲۱ اکتوبر تک مہمان خانہ مستورات کے چندہ کی آمد صرف ۲۴۲ روپے ہوئی ہے جو بہت کم ہے۔ ابھی بہت سے کام باقی ہیں۔ سالانہ اجتماع کے موقع پر جو نمائندہ خواتین آئی تھیں وہ دیکھ گئی ہیں کہ بہت سے کام کرنے باقی ہیں جن کے لئے روپے کی ضرورت ہے۔ کل آمد مہمان خانہ کی ۲،۸۹،۷۳۸ روپے ہوئی اور کل خرچ اس وقت تک ۲،۴۴،۴۴۷ روپے ہو چکا ہے اور مزید ہونا ہے۔ گویا ۵۸،۷۳۶ روپے پہلے سے خرچ کی ہوئی رقم ادا کرنی ہے اور مزید اخراجات جو کرنے ہیں ان کے لئے رقم چاہیئے۔ لجنات اس طرف خصوصی توجہ کریں اور وہ بہنیں جنہوں نے ابھی تک اس چندہ میں حصہ نہیں لیا اپنا چندہ خود اپنی لجنہ کو ادا کریں۔ جہاں لجنہ قائم نہیں وہ بہنیں یہ چندہ براہ راست بھجوائیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

جلسہ سالانہ پر ڈیوٹی دینے کے لئے نام جلد سے جلد بھجوائیں

ربوہ سے باہر کی جو بہنیں یا بچیاں ڈیوٹی دینا چاہتی ہیں وہ اپنا نام۔ ولدیت۔ عمر۔ مکمل پتہ کے ساتھ بھجوائیں۔ یہ بھی لکھیں کہ کب پہنچیں گی۔ عموماً مستورات اور بچیاں نام تو بھجوا دیتی ہیں۔ نام ان کا درج بھی کر لیا جاتا ہے لیکن وہ جب پہنچتی ہیں تو اگر پتہ ہی نہیں کرتیں کہ کہاں ڈیوٹی لگی ہے۔ لجنہ کے دفتر میں آکر رپورٹ کرنی چاہیئے۔ یہ ضروری نہیں کہ جہاں آپ کہیں وہاں آپ کا نام لگایا جائے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

مطالعہ کتاب

ماہ نومبر میں خدام کے مطالعہ کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "سبز اشتہار" مقرر کی گئی ہے۔ اس کی قیمت ۵۰۔۱ ہے دفتر مرکزیہ سے حسب ضرورت مل سکتی ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی طرف سے تحریک جدید کے اعلان سال نو پر

جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کا والہانہ لبیک

۳۱ اکتوبر ۱۹۶۹ء بروز جمعہ جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے چھیالیسویں سال کا اعلان فرمایا تو انصاراللہ کے سالانہ اجتماع پر آنے والے نمائندگان نے اپنی اپنی جماعتوں کی طرف سے اپنے امام کی دعوت الی الخیر پر اکناف عالم میں اشاعت اسلام کے لئے مقدور بھر قربانیوں کے وعدے پیش کرنے شروع کر دیئے۔ چنانچہ پہلے ہی دن ان کی میزان بفضل خدا تین لاکھ روپیہ تک پہنچ گئی۔ پہلے دو دنوں کی پیشکش میں جن جماعتوں نے سبقت کی روح کے ساتھ حصہ لیا ان کے نام بغرض دعا درج ذیل ہیں:۔

(۱) صوبہ پنجاب:۔ لاہور (بذریعہ تار)۔ ربوہ کے حلقہ جات (دارالیمن۔ باب الابواب، دارالفضل۔ نصیر آباد، دارالرحمت غربی)۔ راولپنڈی، گوجرخان، اسلام آباد۔ ٹیکسلا خوشاب، سیالکوٹ، بدوملہی، رلیوکے، میانی نانوں، قیام پور، کوٹ کرم بخش، نرسکہ۔ ڈنڈپور کھردلیاں۔ گورپور۔ ناروال، چونڈہ، چاندہ کے، تو تیکی، بھروکے، گھٹیالیاں۔ گماس (لاہور)۔ فیصل آباد۔ چک ۱۰۹ نرائن گڑھ، ۹۸ شمالی سرگودھا۔ چک ۴۳ پریم کوٹ۔ چوکنانوالی، کرتو۔ ساہی والی۔ صدر گوگیرہ۔ چک ۱۰۶/۱۴ ساہیوال چک ۹/۱۱۶ ملتان۔ بہاول پور، بہاول نگر۔

۲۔ آزاد کشمیر:۔ مظفر آباد۔ بھمبر۔ آرام باڑی، بھابڑہ، چڑ ماڑی۔ نگیاں دنیال۔ چکار۔

۳۔ صوبہ سندھ:۔ کراچی، حیدر آباد، بدین، تھرپارکر، نواب شاہ، سانگھڑ، خیرپور، سکھر۔ داڑہ۔ جیکب آباد۔ دادو، بشیر آباد۔ چک ۱۷/الف کا جیلو۔

۴۔ بلوچستان:۔ کوئٹہ (بذریعہ تار)

۵۔ صوبہ سرحد:۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں، بازید خیل (پشاور)

ان جماعتوں کے عہدیداران مبارکباد کے مستحق ہیں۔ قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ عارضی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بہت سی نعمتوں میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں تمہاری زندگی کے لمحات بھی ہیں، عمر بھی ہے۔ جب ہماری طرف سے اپنی عمر اور وقت کا کچھ حصہ قربان کرنے کے لئے تمہیں آواز دی جائے تو تمہارا فرض ہے کہ تم اس آزمائش میں بھی پورے اترو تا ہمارے فضلوں کے وارث ٹھہرو"۔

(الفضل ۲۰ اپریل ۱۹۶۶ء صفحہ ۲)

احباب جماعت وقت کی قربانی اپنے امام کے حضور "وقف عارضی" کی صورت میں پیش کرنے کی کوشش فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے طفیل چار بچیوں کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور نے ازراہ شفقت نومولود کا نام خالد فاروق تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم قریشی محمد شفیع صاحب آف الکیمسٹس ربوہ کا پوتا اور مکرم قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی آف دارالصدر شمالی ربوہ کا نواسہ ہے۔

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ نومولود کے خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد عظیم قریشی قائد ضلع راولپنڈی)

اعلان نکاح

عزیزی القدر عبدالحلیم صاحب طاہر ابن مکرم صوبیدار کرم الدین صاحب ریٹائرڈ حال لندن کا نکاح ہمراہ سیدہ نصیر السلام صاحبہ بنت سید محمد اشرف شاہ صاحب آف ٹوبہ ٹیک سنگھ بعوض مبلغ پچیس ہزار (۲۵۰۰۰) روپے حق مہر پر مکرم مولوی محمد سعد معلّم صاحب نے مورخہ ۵/۱۱/۷۹ کو احمدیہ ہال کراچی میں پڑھا۔ عزیز عبدالحلیم طاہر لیفٹیننٹ ڈاکٹر عبدالکریم کا نواسہ اور چوہدری دین احمد صاحب مہدپور والے کا پوتا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے ہر جہت سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

بیگم صوبیدار کرم الدین صاحب
محلہ دار النصر غربی ربوہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ اور کامیاب علاج کے لئے
ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ فون ۵۳۴

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
پاک ٹمبر
۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ
لاہور
فون نمبر ۶۲۲۶۱۸ گھر فون ۵۳۵۰۰
کو ہمیشہ یاد رکھیں

ہر قسم کی کاروں اور جیپوں کی کمانیوں
اور
پٹوں نیز کاروں جیپوں کے سلنسر بکس اور سلنسر پائپ کیلئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیے
میاں بھائی آٹو سٹور
۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور
انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن چوک چوبرجی لاہور
فون نمبر سیل ڈپو ۳۱۱۴۶۳

ہر قسم کی انگریزی ادویات کی خرید اور نسخہ جات کی تیاری کے لئے
لائق صد اعتماد ادارہ
الکیمسٹس فون ۴۱۶۶۴
(EL-KEMISTS)
سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی
منظور شدہ کیمسٹس برائے واپڈا۔ انڈیا ٹو پاکستان۔ پاکستان اٹامک انرجی کمیشن۔ ایچ ایف۔ ایف اور نسپاک (NESPAK)
کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لیے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۲۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیئے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی بھائیوں کے مشہور جیولرز
نیو پاک جیولرز
۱۱۱ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور۔ فون ۴۱۰۹۷۴ (ایرکنڈیشنڈ)
اور
۱۲ ذیلدار روڈ۔ اچھرہ لاہور (ایرکنڈیشنڈ)
پروپرائٹر میاں عظیم قادر اینڈ سنز

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کے لئے
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ
شاہراہ قائد اعظم
لاہور
فون نمبر ۵۲۶۲۳

کراچی میں جائیداد
کی خرید و فروخت مثلاً پلاٹ، مکان، کوٹھی وغیرہ کے لئے درج ذیل پتہ پر اپنے قابل اعتماد ادارہ سے رابطہ قائم کیجئے۔
لینڈ مارکس
۱۰۳۔ سی، ڈیفنس سوسائٹی، کمرشل ایریا "بی"
کراچی نمبر ۴
فون ۵۴۰۸۶۶، ۵۴۰۸۲۴

انشاء اللہ تعالیٰ
حضرت حکیم نظام جان رح
کے فرزند اور جانشین
حکیم عبدالحمید صاحب اعوان
مشہور دواخانہ (بالمقابل ایوان محمود) ربوہ میں
ہر ماہ کی آخری جمعرات اور جمعہ کو
مطب فرمایا کریں گے!
ربوہ اور اس کے قرب و جوار کے مریض ان دو دنوں میں
فائدہ اٹھا سکتے ہیں
جمعرات: تین بجے بعد دوپہر سے شام چھ بجے تک
اور جمعہ: صبح آٹھ بجے سے بارہ بجے دوپہر تک
(منیجر مشہور دواخانہ ربوہ)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ۔ لاہور پر
تشریف لائیے!
فون نمبر ۶۰۲۲۰، ۵۴۳۲۰ رہائش ۶۲۹۲۰ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۶۱۰۷۰۰
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں!

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے تاکہ تعمیل میں تاخیر نہ ہو۔
(مینیجر الفضل)

خوبصورت اور مضبوط دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں
ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونے کا فوری علاج کیا جاتا ہے۔
شریف ڈینٹل کلینک
نزد مسجد اقصیٰ ربوہ فون ۵۴۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قدیمی ——— اوّلین ——— شہرہ آفاق
دواخانہ حکیم نظام جان
ہر قسم کے مفید مشورہ کیلئے
دواخانہ حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ کی خدمات حاصل کریں
مینجر حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان

TPG 1095/891 زیر
5-6-79
ایل ڈی اے سے
منظور شدہ
الحمرا ٹاؤن
خصوصیات:
• جدید ٹرانسپورٹ کا انتظام • تعلیمی و طبی سہولت کے لئے سکول و ہسپتال،
• سرسبز و شاداب علاقہ • تفریح کے لئے پارک • وسیع و عریض شاپنگ مرکز،
• بجلی، پانی و سیوریج کا جدید ترین انتظام • مسجد، مہذب ماحول،
• کشادہ سڑکیں • بیرون ممالک میں مقیم پاکستانیوں کے لئے مخصوص پلاٹ۔
محلِ وقوع:
یونیورسٹی نیو کیمپس سے صرف ۲½ میل کے فاصلے پر۔
پلاننگ:
جدید تکنیک سے آراستہ و مغربی طرزِ رہائش کے معیار کے مطابق۔
بینکنگ:
مسلم کمرشل بنک وحدت روڈ، لاہور
الائیڈ بنک آف پاکستان لمیٹڈ
مزنگ چونگی لاہور۔
پراسپکٹس دفتر سے مفت حاصل کیجئے۔
اوقاتِ رابطہ:
صبح ۸ بجے تا ایک بجے دوپہر ——— ۳ بجے دوپہر تا ۸ بجے رات۔
فون نمبر ۸۵۳۱۰۲
ڈویلپمنٹ کا آغاز کر دیا گیا ہے
دفتر بروز جمعہ بھی کھلا رہے گا۔
اٹلس انٹرنیشنل
فیض روڈ، متصل وحدت روڈ۔ مسلم ٹاؤن۔ لاہور

درخواستِ دعا } کل میری امی جان کا فیصل آباد (سول ہسپتال میں سینے کی گلٹی کا اپریشن ہو رہا ہے۔ صحت بہت کمزور ہے۔ اپنے احمدی بہن بھائیوں سے صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔
(سلیمہ کاشمیری۔ ربوہ)

جائیداد
کی
خرید و فروخت
کیلئے
با اعتماد ادارہ
ندیم کنسٹرکٹرز
اینڈ
پراپرٹی ڈیلرز
فون ۵۲۱
فون گھر ۴۳۱
ریلوے روڈ
بالمقابل
ریلوے اسٹیشن
رحمت بازار ربوہ
کو
یاد رکھیں

"نعتِ مرکب" کے دو شعر
اسی نے عبدِ قادر رح غوثِ اعظم
نظام الدین رح رشکِ اولیا ہے
علی رح نے گنج بخشی اس سے پائی
وہی باہو رح کی ہو حق میں بسا ہے
نعت گو شاعر ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ ظفر کے قلم سے
فی کاپی ۲/- سینکڑہ ۱۲۵/-
مینجر کیور ہیومیڈیسن ربوہ

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات ہر قسم
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
بہتر تشخیص ——— مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار۔ فیصل آباد

ربوہ ٹینٹ سروس
اہالیانِ ربوہ کی سہولت کے پیشِ نظر رحمت بازار ربوہ میں ایک نئی ٹینٹ سروس کا اجراء کیا گیا ہے۔ ہر قسم کی تقریبات کیلئے نیا اور دیدہ زیب سامان ارزاں نرخوں پر دستیاب ہے۔
میسرز ربوہ ٹینٹ سروس
رحمت بازار۔ ریلوے روڈ
ربوہ

قادیان کا قدیمی محبوب کاجل
جو حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کے نسخہ کے مطابق تیار کیا جاتا ہے۔
عبد القادر ابن ماسٹر مامون خان صاحب
گولبازار ربوہ

ربوہ اور بیرونِ ربوہ میں سکنی اور زرعی جائیداد کی خرید و فروخت کا
——— سب سے پہلا اور قابلِ اعتماد ادارہ ———
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ انس مارکیٹ ڈار ۵ ربوہ۔ فون ۵۳۵